بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَعَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۴ صفر ۱۳۸۹ھ ۲ ہجرت ۱۳۴۸ش ۲ مئی ۱۹۶۹ء | نمبر ۱۰۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو نام شائع کرانے کی غرض سے چندہ دیتا ہے وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے

دنیا کے نام کچھ حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتے۔ نام وہی بہتر ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں

"اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے۔ لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمتِ دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جاویں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہو سکتا اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔ میرے بہت سے مخلص احباب ایسے ہیں جن کو تم میں سے شاید بہت ہی کم جانتے ہوں۔ لیکن انہوں نے ہمیشہ میرا ساتھ دیا ہے۔ مثلاً میں نظیر کے طور پر کہتا ہوں کہ مرزا یوسف بیگ صاحب میرے بہت ہی مخلص اور صادق دوست ہیں۔ میں نے ان کا ذکر اس واسطے کیا ہے کہ اس طرح پر بھائیوں میں باہم تعارف بڑھتا ہے اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ مرزا صاحب اس وقت سے میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جبکہ میں گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ان کا دل محبت اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے اور وہ ہر وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اندر ایک جوش رکھتے ہیں۔ ایسا ہی اور بہت سے عزیز دوست ہیں اور سب اپنے اپنے ایمان اور معرفت کے موافق اخلاص اور جوشِ محبت سے لبریز ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۳۹ و صفحہ ۳۴۰)

اخبار احمدیہ

— ربوہ یکم ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— ربوہ یکم ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو دن ضعف قلب اور اختلاج کی وجہ سے بہت ناساز رہی۔ آج صبح نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— کراچی سے آمدہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف کامیٔ کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ اب ان کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ وہ چل پھر بھی سکتے ہیں اور سانس میں بھی وہ تکلیف نہیں جو پہلے تھی۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ (عبدالسلام اختر)

— حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ فرماتے ہیں:

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے۔" (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان برائے سال ۴۹-۱۳۴۸ش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم ہجرت ۱۳۴۸ش (یکم مئی ۱۹۶۹ء) سے ۳۰ شہادت ۱۳۴۹ش (۳۰ اپریل ۱۹۷۰ء) تک کے لئے مندرجہ ذیل اصحاب کو صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا ممبر مقرر فرمایا ہے۔

۱۔	محترم مولوی محمد دین صاحب	صدر، صدر انجمن احمدیہ
۲۔	" صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	ناظر اعلیٰ
۳۔	مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر صنعت و تجارت
۴۔	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال (آمد)
۵۔	" صوفی غلام محمد صاحب	ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد)
۶۔	" صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر امور عامہ و خارجہ
۷۔	" چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ایڈیشنل ناظر امور عامہ
۸۔	" " عزیز احمد صاحب	ناظر بیت المال (خرچ)
۹۔	" میاں عبدالحق صاحب رامہ	ناظر زراعت
۱۰	" قاضی محمد نذیر صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱۔	" قاضی محمد اسلم صاحب	ناظر تعلیم
۱۲۔	" سید داؤد احمد صاحب	ناظر خدمت درویشاں
۱۳۔	" مولوی احمد خان صاحب نسیم	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)
۱۴۔	" " ابوالعطاء صاحب	" " (تعلیم القرآن) صدر مجلس
۱۵۔	" چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان

دیگر ممبران:-

۱۶۔	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	وکیل اعلیٰ
۱۷۔	" " مرزا طاہر احمد صاحب	صدر مجلس خدام الاحمدیہ (ناظر شبان)
۱۸	" صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	۱۹۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ربوہ
۲۰۔	" مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	۲۱۔ " شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ہجرت ۱۳۴۸ ہش

زلزلے

(۲)

. . . . . اس کائنات میں بعض ایسی قوتیں کام کر رہی ہیں جن کا اس حد تک بھی انسان کو علم نہیں جتنا کہ مثلاً زلزلوں کے متعلق ہوا ہے۔ اگرچہ یہ بھی صفر سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ جتنی ایسی طاقتیں انسان کے علم میں اب تک آچکی ہیں وہ ان طاقتوں کا عشر عشیر بھی نہیں جو ابھی تک ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکیں۔ چہ جائیکہ انسان ان پر قابو پانے کا خیال بھی کرے۔ زلزلے ایسا سانحہ ہیں جن کا تجربہ تقریباً دنیا کے ہر انسان کو ہے۔ اور اس کی تباہ کاریوں کے متعلق بھی ہم بہت کچھ علم حاصل کر چکے ہیں۔ اور ہم اتنا بھی جان گئے ہیں کہ زمین پر کبھی نہ کبھی ایسا زلزلہ بھی آسکتا ہے۔ جو تمام زمین کو نہ سہی زمین کے ایک بڑے حصہ کو تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔

آج انسان نے جتنا علم حاصل کیا ہے۔ اس پر وہ بہت نازاں ہے بے شک پرواز کر لینا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ لیکن غور کیا جائے کہ اس کارنامہ کی اہمیت ان طاقتوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتی ہے جو اس کائنات میں ظاہر یا باطن میں کام کر رہی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ انسان کا اپنے حاسنی کارناموں پر اتنا غرور کرنا کہ وہ اس پیچ در پیچ طاقتوں سے کائنات کو چلانے والے وجود سے انکار کر دے۔ کس طرح زیب دیتا ہے؟ جب ہم ایک ادنےٰ قوت جو زلزلوں کے پیچھے کام کر رہی ہے اس پر قابو پانا تو کجا اس کی ماہیت کو ہی نہیں پا سکے۔ تو یہ دعوےٰ کرنا کہ اس کائنات کو چلانے والا کوئی وجود نہیں ہے کس طرح صحیح ہو سکتا ہے باقی یہ کہنا کہ کسی ایسے وجود کا ثبوت نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایسی خود مختار قادرِ مطلق وجود کا ثبوت نہیں ہے۔ اس کا ثبوت ہے اور ضرور ہے۔ مشکل یہ ہے کہ انسان زلزلے کے اسباب معلوم کرنے کے لئے تو اتنی زحمت اٹھاتا ہے۔ مگر زندہ خدا کے وجود کے ثبوت کے لئے وہ ایک لمحہ بھی صرف کرنا نہیں چاہتا۔

انبیاء علیہم السلام اس وجود کے ثبوت کے لئے مبعوث ہوتے رہے ہیں اسلام اسی وجود کے ثبوت کے لئے نازل ہوا ہے۔ اور اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور جماعت احمدیہ اس وجود کی شہادت کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ۔

یہ جماعت بفضل خدا دنیا پر اللہ تعالےٰ کے وجود کو ثابت کر دے گی۔ اور اس طرح کہ کوئی شخص انکار نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالےٰ ہمارا مددگار ہو۔

درویش کے در سے ترا در نزدیک
وہ در کہ جہاں ملتی ہے شاہوں کو بھیک
جنت ہے تری راہ گزر میں لیکن
شمشیر کی دھار سے یہ رہ ہے باریک

سعید احمد اعجاز

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرض سے نجات کیلئے دعا

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ مُکَاتَبًا جَاءَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ عَلَّمَنِیْھِنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ عَلَیْکَ مِثْلُ جَبَلٍ دَیْنًا اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ؟ قُلْ: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ:۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا کہ میں زرِ کتابت یعنی فدیہ آزادی ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ میری مدد کیجئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے۔ اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو۔ تو اللہ تعالےٰ اس دعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دے گا۔ تم یہ دعا مانگا کرو۔ "اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو۔ حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے۔ یعنی مجھے حلال رزق دے۔ حرام رزق سے بچا۔ اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے۔ یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں۔

صفوں کو سیدھا رکھنا بھی نماز کی تکمیل کا ایک حصہ ہے

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوۃِ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم صفیں سیدھی بالدھا کرو۔ کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا بھی نماز کی تکمیل کا ایک حصہ ہے:

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا ایک بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابلِ برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم آف جھنگ کا ذکرِ خیر

(محترم میاں ناصر علی صاحب۔ جھنگ صدر)

نوٹ :۔ محترم میاں ناصر علی صاحب نے اپنے ایک خط میں جو انہوں نے محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کے فرزندان کے نام ارسال فرمایا اپنے مندرجہ ذیل تأثرات کا اظہار کیا ہے۔ (ادارہ)

ہمارے محسن بھائی حضرت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کے محاسن کا بیان ہمارے لئے ؎

کے توان کردن شمارِ خوبیٔ عبدالکریمؓ

والا معاملہ ہے۔ ہمارے مرحوم و مغفور بھائی اللہ کریم کے حسن کی تجلیات کے مظہر تھے۔ جسے خدا کے محبوب، خلیفۂ وقت ناقۃ اللہ قرار دیں، اس کی خوبیوں کا اندازہ اور بیان مجھ ایسے عامی سے محال ہے۔ میں سمجھتا ہوں بھائی صاحب پر اللہ کریم کا جو فضلِ عظیم تھا اور جو ان کے محاسن کی جڑ اور بنیاد ہے وہ ان کا کتابِ پاک سے عشق و محبت تھا۔ اور اس کے علوم و انوار اور اس کی خوشبو و مہک کو ہر سُو پھیلا دینے کا پُرجوش جذبہ۔ جہاں بھی رہے اس کتابِ پاک کا درس ان کا مستقل معمول رہا۔ فرمایا کرتے کہ جھنگ ہی میں اپنی جماعت اور اپنے لواحقین و تعلقداروں میں۔ جماعت کے ہوں یا غیر از جماعت۔ کئی دور قرآن پاک کے ختم کئے۔ آپ کی گفتگو اپنوں اور بیگانوں میں قرآن پاک کی تفسیر کا رنگ رکھتی تھی۔ آپ کے مکتوبات جو مجھے لکھا کرتے یا بعض اور احباب کے نام جو مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا قرآنِ پاک کے مواعظ سے پُر ہوتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ دور بیٹھے ہوئے یہ روحانی تحائف تمہیں بھیجتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ کا پیغام جو پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کے سردار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضورؐ کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم نے پایا حسبِ استطاعت اپنے حلقوں میں بے خوف و خطر اور پورے انشراح و نشاط سے پہنچایا۔ شاید ہی کوئی ملنے والا بغیر کچھ حاصل کئے گیا ہو۔ کوئی نہ کوئی نیک بات التزاماً ہر ملنے والے سے کہہ دیتے اس نیت سے کہ شاید وہی اس کی ہدایت کا سبب بن جائے۔

دل خدائے ذوالجلال والاکرام کی ہستی۔ اس کی عظیم طاقتوں اور قدرتوں، اس کے حُسن و احسان پر یقینِ محکم سے معمور تھا۔ دراصل اسی یقین کے جلوے ان کے ہر کام ہر حرکت و سکون کی رُوح اور جان تھے۔ اپنے ودود ذوالرحمۃ کی محبت اور شفقت اور قبولیت کے نیچے رہتے اور ہر حالت عسر و یسر میں اس محبوب ازلی کے دامنِ پاک سے عجیب سرور سے وابستہ رہتے۔ اپنے ایک عزیز دوست سے ان کی کسی پریشانی کی حالت میں یقین بھرے لہجہ میں فرمایا کہ تم کیوں پورے زور اور پورے یقین سے دعا نہیں کرتے۔ اگر کامل یقین اور کامل عاجزی سے اس قادر کریم کا دامن پکڑا جائے تو کوئی بھی اس درگاہِ پاک و بلند سے بے نصیب نہیں رہتا۔ اپنے دوست سے فرمایا کہ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا تو دعاؤں سے عرشِ الٰہی ہلا دیتا۔ سبحان اللہ۔ کس قدر ناز اور یقین تھا اس قادر کریم رؤف و رحیم پر!!

اپنے بچوں کے لئے اور گھر میں حضرت بھائی جان کا تربیت کا خاص رنگ تھا جو ان کے جگر کے ٹکڑے تھے ان سے سلوک تو ایک فطرتی جذبہ تھا مگر ایک غیر معمولی محبت اور فکر اور جوش بھائی صاحب کو جھنگ شہر کی جماعتِ احمدیہ کے ہر طبقہ کے متعلق بھی تھا۔ بڑے درد اور تکلیف سے ہمیں لکھا کرتے کہ تم لوگ خدا کے حضور جوابدہ ہو گے اگر جماعت کی کمزوریوں کو دُور کرنے کی سعی نہ کی۔

جماعتِ جھنگ شہر اور جھنگ صدر کے بعض بزرگوں اور قابلِ امداد احباب اور تعلقداروں کی وقتاً فوقتاً مالی امداد فرمایا کرتے تھے اور حتی الامکان پتہ نہ لگنے دیتے۔

نماز باجماعت کی پابندی پر بہت زور دیتے۔ جھنگ صدر کے صدر دفاتر میں احمدی کارکنان اپنے طور پر الگ الگ نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ کئی احباب سے اس بارہ میں غفلت بھی ہو جاتی اور نماز ہی جمع کر لیا کرتے۔ آپ نے اس صورتِ حال کو دیکھ کر صدر دفاتر سے ملحق کمپنی باغ میں نماز باجماعت کا انتظام کیا۔ ظہر کی نماز لازماً اور بعض اوقات عصر بھی وہیں باغ میں باجماعت ادا ہوتی۔

حتی الامکان ہر نیکی پر تاکید اور سختی سے عمل کرتے اور کراتے۔ کسی کی تکلیف دیکھ نہ سکتے۔ اللہ کریم کی ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق کے لئے بھی رحم کا جذبہ موجزن رہتا۔ ایک دفعہ اس عاجز سے ذکر کیا کہ موسمِ سرما کی ایک رات سخت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ شدتِ سردی کی وجہ سے وہ بستر میں بھی ٹھٹھر رہے تھے کہ اتنے میں باہر گلی سے ایک بچے کی ٹھٹھری ہوئی آواز آئی۔ فوراً اُٹھے۔ دروازہ کھولا۔ گلی میں دروازے سے لگا ایک کانپتا ہوا ایلا چیلا رہا تھا۔ اسے اٹھا لیا۔ اندر لائے۔ آگ روشن کی۔ اللہ کریم کی اس ادنیٰ حقیر مخلوق کو گرمی پہنچائی۔ دودھ پلایا۔ ٹاٹ وغیرہ اس کے اوپر نیچے دیئے۔ صبح کو دھوپ نکلنے پر اسے باہر چھوڑ دیا۔

آپ سچ مچ اہل اللہ میں سے تھے۔ ان کا ایک بہت بڑا احسان میں کبھی بھول نہیں سکتا۔ اور دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ ۱۹۱۹ء کی بات ہے۔ اکثر اضلاع میں کالج نہیں تھے۔ میٹرک کے بعد اکثر لاہور کے کالجوں میں داخلہ لیا جاتا۔ ہمارے نظام کی طرف سے احمدی طلباء کی رہائشی اور تربیتی وغیرہ سہولیات کے لئے احمدیہ ہوسٹل کا انتظام تھا۔ یہ عاجز بھی احمدیہ ہوسٹل میں اقامت پذیر ہوا۔ میری واقفیت اپنے عقائد اور اصولوں کے متعلق سطحی تھی۔ گھر سے کبھی باہر نہ نکلا تھا۔ جماعت کے حلقہ احباب میں واقفیت محدود تھی۔ انہی ایام میں میرے دو غیر مبائع عزیز بھی لاہور میں زیرِ تعلیم تھے اور اپنی جماعت کے قائم کردہ مسلم ہوسٹل میں رہتے تھے جو ہمارے ہوسٹل کے قرب میں ہی تھا۔ میرا اکثر وقت ان کے ساتھ گذرتا اور ان کے ساتھ ہی احمدیہ بلڈنگس میں چلا جاتا اور جمعہ اور ان کی دیگر مجالس میں شریک ہوتا۔ محترم بھائی محمد حسین صاحب ان ایام میں احمدیہ ہوسٹل کے سینئر طلباء میں سے تھے۔ میری یہ حالت دیکھ کر ایک درد بھرا خط میرے دادا جان میاں غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم کو لکھا جو خلافت کے لئے بے حد غیور اور اس کے عاشق صادق تھے۔ اس خط سے انہیں سخت صدمہ پہنچا اور دس بارہ صفحات کا ایک تفصیلی خط دادا جان نے مجھے لکھا۔ اللہ کریم کے دستِ قدرت نے مجھے تھام لیا۔ اس کے خاص فضل اور رحمت نے میرے دل کو یکسر بدل دیا۔ خلافت پر محکم یقین اور وفا اور محبت محض رحمتِ الٰہی سے اس کم علم اور کم سمجھ کے دل میں اس کی جنابِ پاک سے ڈالی گئی۔ اور اس وقت سے تا ایں دم اس ارحم الراحمین۔ ہادی۔ حافظ و ناصر نے ہر ابتلاء سے اپنی پناہ میں رکھا اور اسی کی جناب پاک میں عاجزی و زاری ہے کہ ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین۔ اس تغیّر کا موجب میرے محسن بھائی صاحب مرحوم کا اس ناچیز کے متعلق درد و احساس اور پُرسوز دعائیں بنیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَحْسِنْ مَثْوَاہُ۔

خدائے رحیم و کریم کی مخلوق کا درد۔ اس کے دین اور اس کی کتاب پاک اور اس کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضورؐ کے خلفاء علیہم السلام سے عشق و وفا رکھنے والی یہ روح اللہ کریم کے حضور کیا مقام قبولیت رکھتی ہوگی۔ اس کی ایک جھلک ذیل کے رؤیا و کشوف سے عیاں ہے جو اس مردِ صالح کو دکھائے گئے۔ اللہ کریم ذوالمجد والعطاء کے ایک نادر اور بیش بہا انعام کے متعلق جو انہیں اس منعمِ حقیقی نے عطا کیا۔

عزیز القدر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پیدائش سے قریباً چھ ماہ قبل ایک روز محترم بھائی محمد حسین صاحب جھنگ شہر سے اس عاجز سے ملنے جھنگ صدر تشریف لائے۔ آپ کی مجلس سراسر ذکرِ الٰہی کی مجلس ہوتی تھی۔ دیر تک ہم ان کی رُوح پرور باتوں سے محظوظ ہوئے۔ رخصت کے وقت یہ عاجز قریباً میل بھر ان کے ساتھ چلا گیا۔ ان کی زبانی باتوں میں جذب و سرور تھا۔ غالباً گرمی کا موسم تھا۔ سڑک کے کنارے ایک سایہ دار درخت کے نیچے کھڑے ہو گئے اور بشاش چہرے سے فرمانے لگے کہ جس بات کے لئے میں آیا تھا وہ تو بیان نہ کی۔ اب ذرا توجہ سے سنو۔ اور دیکھئے کہ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ جو واقعہ قدرتِ الٰہی کا میں بیان کرنے لگا ہوں وہ ضرور پورا ہوگا۔ پھر فرمایا کہ رات میں نماز پڑھ رہا تھا۔ قیام کی حالت تھی۔ یک دفعہ کشفی حالت طاری ہوئی۔ ایک فرشتہ نمودار ہوا۔ اس کے دونوں ہاتھ میری طرف پھیلے ہوئے تھے۔

اور ان ہاتھوں پر ایک معصوم بچہ تھا۔ فرشتہ نے کہا کہ لیجئے اللہ کریم نے آپ کو یہ عبدالسلام عطا کیا ہے۔ معاً وہ کشفی حالت جاتی رہی۔

بھائی صاحب کی شادی کے کچھ عرصہ بعد کا یہ واقعہ ہے جس کا یہ عاجز شاہد ہے کہ اس قادر کریم نے بعینہٖ پورا فرمایا۔ جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اسْمُہٗ۔

عبدالسلام ابھی بچہ تھا۔ ایک روز غریب خانہ پر بھائی صاحب تشریف لائے۔ فرمایا کہ ایک پُرلطف خواب سُنئے۔ پھر اپنا خواب بیان کیا کہ رؤیا میں مخدومنا جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو دیکھا کہ ایک دلفریب بیش قیمت خلعت کو نہایت چمکدار خوشنما نقرئی بٹن لگا رہے ہیں۔ مجھے دیکھ کر ہنستے ہوئے فرمایا کہ عبدالسلام کے لئے خلعت تیار کیا جا رہا ہے۔

انہی ایّام میں ایک روز جھنگ صدر اس عاجز سے ملنے تشریف لائے۔ میں اس وقت اپنے ایک عزیز کے مکان پر بیٹھا تھا۔ اور بھی کئی دوست وہاں تھے۔ بھائی صاحب وہیں ہمارے پاس بیٹھ گئے اور اپنی روحانی باتوں سے مجلس کو ذکرِ الٰہی کی مجلس بنا دیا۔ پھر اپنا ایک تازہ رؤیا سُنایا۔ فرمایا کہ رؤیا میں ایک نہایت بلند درخت دکھایا گیا جس کی شاخیں فضا میں نہایت ارفع چلی گئی ہیں۔ عزیز عبدالسلام اس درخت پر چڑھ رہا ہے اور بڑی پھرتی سے چڑھتا چلا جا رہا ہے۔ فرمایا کہ یہ دیکھ کر میں ڈرا کہ معصوم بچہ ہے گر نہ جائے۔ اور اسے زور سے آواز دینے لگا کہ سلام اب بس کرو اور نیچے اُترو۔ بچہ میری طرف دیکھتا ہے اور مسکراتے ہوئے کہتا ہے کہ ابّا جان فکر نہ کریں۔ یہ کہتے ہوئے پھر اوپر ہی اوپر چڑھتا گیا۔ اور اتنی بلندی پر گیا کہ گویا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

بھائی صاحب اسی نوع کے کئی ایک ایمان افروز رؤیا و کشوف سُنایا کرتے تھے جو اکثر یاد سے اُتر چکے ہیں۔

مسابقت فی الخیرات اور "نیکی کی ہر ایک راہ اختیار کرو معلوم نہیں کس راہ سے قبول کئے جاؤ"۔ بھائی صاحب کی زندگی کا مطمحِ نظر تھا۔ خدا تعالیٰ اور اسکے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمانوں پر عمل کرنے کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ ایک دفعہ بارش کے دن جبکہ ہر طرف پانی اور کیچڑ ہو رہا تھا۔ اچانک بھائی صاحب میرے مکان کے دروازے کے سامنے زور سے السّلام علیکم کہتے ہوئے اندر مردانہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے سائیکل بوٹ شلوار۔ کوٹ پر جابجا کیچڑ کے داغ تھے۔ ہنستے ہوئے فرمایا کہ سائیکل سلپ ہو گیا تھا اور میں گر پڑا۔ پھر فرمایا کہ جانتے ہو میں کیوں اور کس جذبہ کے ماتحت آیا؟ محبّت و گرمجوشی سے بغلگیر ہوئے اور خندہ چہرہ سے فرمانے لگے کہ حدیث شریف پڑھ رہا تھا۔ ایک حدیثِ قدسی میں سات خوش نصیبوں کا ذکر تھا کہ حشر کے روز جب کوئی سایہ سوائے اللہ کریم کی رحمت کے سایے کے نہ ہو گا۔ سات قسم کی نیکیوں والے خوش قسمت اس سایۂ رحمت میں ہوں گے۔ ایک ان میں سے وہ ہو گا جو محض خدا کی خاطر۔ صدق و خلوص کے ساتھ نہ کسی دنیوی غرض سے اپنے بھائیوں سے ملنے جاتا تھا۔ فرمایا کہ یہ حدیث پڑھتے ہی مجھے آپ کا خیال آیا اور سائیکل لے کر فوراً چل دیا۔ سبحان اللہ۔ یہ تھا وہ خدا کا خالص بندہ جس کا ہر سانس اور ہر لمحہ اپنے محبوب کی مرضیات کے سایہ میں گزرا۔ اس کریم اور شکور نے بھی اپنی شان کے مطابق اپنے اس مخلص وفا شعار کو نوازا اور اسی دارِ فانی میں اسے جنّت کا رنگ دکھا دیا اور آخرت کے انعامات تو اس مردِ صالح کے لئے کہیں بڑھ کر خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ہیں۔

بلاشبہ آپ سب بھائیوں اور بہنوں اور آپ کی امّی جان اور عزیزوں کے لئے یہ صدمہ بے حد صبر آزما ہے مگر یہ اس کا لطف و کرم ہے کہ آپ سب نے اسے مومنانہ شان سے برداشت کیا۔ اللہ کریم ہی آپ سب کی جزا ہو۔

آپ کے والد ماجد سچ مچ ولی اللہ تھے۔ خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ؎

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

میرے محترم بھائی محمد حسین صاحب اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی زندہ جاوید ہیں وہ مرے نہیں۔ موت نے ان کی شان دوبالا کر دی ہے ؎

خوب تر ہو گئی یہ زلف پریشاں ہو کر

اللہ کریم آپ کی زندگیوں میں برکت دے اور ہر رنگ کی کامرانیاں آپ کے ہمرکاب ہوں۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ اپنے محسن اور ناقۃ اللہ والد کے الٰہی رنگوں کو اور خوشنما بنائیں اور پھیکا نہ ہونے دیں اللہ کریم آپ کے ساتھ ہو۔ اپنے محسن والد کے مراتب کے بلند کرنے کے لئے آپ ایسے اعمال بجا لائیں کہ ان کی روح ملاءِ اعلیٰ میں جبّذا اور سبحان اللہ اور حمدِ الٰہی کے گیت گائے۔

نتیجہ امتحان بی۔ اے دینیات سالانہ سنہ ۱۹۶۹ء

جامعہ نصرت میں دینیات کا مضمون لازمی ہے۔ قرآن کریم باتفسیر حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھائی جاتی ہیں۔ سالِ رواں میں بی۔ اے کی ۵۴ طالبات میں سے ۵۲ نے امتحان دیا جن میں سے ۵۰ طالبات کامیاب رہیں۔

رِبقہ زاہدہ ۱۵۸/۲۰۰، شاہدہ پروین ۱۵۷ اور رضیہ سلطانہ ۱۵۶ نمبر حاصل کر کے علی الترتیب اوّل، دوم اور سوم قرار پائیں۔ تفصیلی نتیجہ درج ذیل ہے:۔

خاکسار مریم صدیقہ
ڈائریکٹریس جامعہ نصرت

نمبر شمار	نام طالبہ	نمبر حاصل کردہ
۱۔	بشریٰ سیفی	۱۲۶
۲۔	بشریٰ تنویر	۹۴
۳۔	امۃ الرشید حمید	۱۰۷
۴۔	امۃ الحفیظ	۱۱۲
۵۔	سفینہ	۱۱۲
۶۔	بشریٰ نعیمہ	۱۲۸
۷۔	امۃ المنصیر	۱۵۳
۸۔	فوزیہ شکیلہ	۱۴۱
۹۔	مسعودہ	۴۰
	(صرف پرچہ قرآن کریم)	
۱۰۔	امۃ الحی	۹۴
۱۱۔	فرخندہ فرزانہ	۱۳۸
۱۲۔	حلیمہ بی بی	۱۳۳
۱۳۔	نعیمہ بشریٰ	۱۲۰
۱۴۔	منصورہ نازلی	۱۵۲
۱۵۔	صفیہ بشریٰ	۱۲۶
۱۶۔	حفیظہ صادقہ	۱۲۵
۱۷۔	انیسہ مشتاق	۱۳۶
۱۸۔	حمیدہ راشدہ	۱۰۶
۱۹۔	شاہدہ پروین	۱۵۷
	(میزان میں دوم)	
۲۰۔	منصورہ	۱۲۵
۲۱۔	خالدہ مرزا	۱۰۸
۲۲۔	رشیدہ بیگم	۱۰۰
۲۳۔	امۃ المصوّر	۱۱۳
۲۴۔	افتخار بیگم	۱۱۶
۲۵۔	عارفہ انجم	۱۳۰
۲۶۔	امۃ الرشید	۱۰۸
۲۷۔	ربقہ زاہدہ	۱۵۸
	(میزان میں اوّل)	
۲۸۔	سعادت مند بیگم	۱۱۴
۲۹۔	عابدہ سلطانہ	۱۱۲
۳۰۔	خالدہ شاہین	۱۱۳
۳۱۔	فاخرہ جبیں	۱۰۶

نمبر شمار	نام طالبہ	نمبر حاصل کردہ
۳۲۔	طاہرہ مسرت	۸۰
۳۳۔	فریدہ حمید	۱۱۰
۳۴۔	مقصودہ	۱۱۷
۳۵۔	منیرہ باجوہ	۱۲۶
۳۶۔	بشریٰ باجوہ	۹۵
۳۷۔	امۃ المتین	۱۰۲
۳۸۔	رابطہ خواجہ	۵۷
	(صرف قرآن کریم کا پرچہ)	
۳۹۔	امۃ المنصیر	۱۴۶
۴۰۔	رضیہ سلطانہ	۱۵۶
	(میزان میں سوم)	
۴۱۔	محمودہ ایاز	۱۲۰
۴۲۔	امۃ الجمیل	۹۸
۴۳۔	عطیہ	۱۳۴
۴۴۔	نادرہ	۸۴
۴۵۔	امۃ الحی	۱۱۲
۴۶۔	ناصرہ لطیف	۱۵۵
۴۷	عذرا پروین	۴۵
	(صرف قرآن کریم کا پرچہ)	
۴۸۔	عظمیٰ حفیظ خادم	۸۸
۴۹۔	امۃ القیوم	۷۲
۵۰۔	صبیحہ شاہین	۱۱۴
۵۱۔	امۃ الحی روبنبر ۱۱	۱۰۸

درخواستِ دعا

میری چھوٹی بہن عزیزہ فرحانہ یاسمین ان دنوں بعارضہ بخار بیمار ہے۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(فاخرہ جبیں۔ ربوہ)

کبر و غرور

(مکرم سید محمد رضا صاحب)

فخر و غرور ان اخلاقی بنیادوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جس پر اسلام نے انسانی معاشرے کی تعمیر کی ہے۔ جہاں تک احساس کمال کا تعلق ہے یہ قدرتی بات ہے کہ ہر انسان کسی حد تک اپنے دل میں اس کی جگہ رکھتا ہے لیکن یہی احساس کمال اگر دوسروں کی تحقیر و توہین کا سبب بن جائے اور کوئی دوسرا شخص اپنے مقابلے میں دوسرے کو ذلیل سمجھنے لگے تو اسے غرور و تکبر کہیں گے اور یہ ایک ایسی قابل مذمت کیفیت ہے جو بے شمار برائیوں اور انتہائی خطرناک نتائج کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس موقعہ پر کبر و تکبر دو لفظ استعمال ہوتے ہیں ان میں فرق یہ ہے کہ کبر اس نفسانی کیفیت کا نام ہے اور تکبر اس کیفیت کے اظہار اور عملی پہلو کو کہتے ہیں۔ بہرحال اس مذموم اور ناپسندیدہ عادت کے جو بدترین نتیجے سامنے آتے ہیں وہ شمار نہیں کئے جا سکتے اور جہاں تکبر کی وجہ سے آدمی پورے انسانی معاشرے سے علیحدہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس کی ترقی کے سارے ہی دروازے بند ہو جاتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو ہر شخص سے بڑا سمجھنے لگتا ہے اور اپنی ذات میں کسی قسم کی کوئی کمی اور عیب یا کمزوری نہیں پاتا جس کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اس بری عادت کی وجہ سے وہ دوسروں سے نفرت کرتا ہے اور پھر یہ ظاہر بات ہے کہ دوسرے بھی اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ وہ ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ ہر شخص اس کی تابعداری کرے اور اس کو بڑا سمجھے اور اس کے سامنے سر اطاعت جھکائے رہے اور جب اس کی یہ تمنا پوری نہیں ہوتی تو اس کی نفرت اور زیادہ شدید ہو جاتی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں ظلم و زیادتی ناانصافی حق تلفی اور طرح طرح کے فسادات رونما ہوتے ہیں جن سے معاشرے کا امن و سکون ختم ہو جاتا ہے اور ہر طرف افراتفری کا دور دورہ ہونے لگتا ہے۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر و غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک مخلص اور سچے مسلمان کی جو خاص صفتیں ہیں وہی جنت کا دروازہ ہیں اور تکبر و غرور ان دروازوں کو بند کر دیا کرتا ہے اس لئے نبی اکرمؐ کے ارشاد کے مطابق جس کے دل میں ذرا سا بھی غرور پایا جائے گا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ انسانی معاشرہ کے ہر طبقے میں اس برائی اور بداخلاقی کا وجود ہے اور اس کی بے انتہا شکلیں اور اثرات ہیں۔ جس طرح ایک چھوٹا اور ننھا سا بیج بڑھ کر ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اس میں سینکڑوں پتیاں اور شاخیں نکل آتی ہیں اور وہ پھیل کر ایک وسیع رقبے کو گھیر لیتا ہے بالکل اسی طرح غرور کا بیج جب دل میں پرورش پاتا ہے تو اس کی ہزاروں شاخیں نکلتی ہیں اور یہ پھیل کر انسان کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے اور آخر میں خود اس کی اور اس مغرور انسان کی وجہ سے پورے معاشرے کی تباہی و بربادی کا ذریعہ بن جاتا ہے چونکہ کبر و نخوت میں خود پسندی کے مذموم اور برے جذبے کے ساتھ ساتھ دوسروں کی تحقیر اور پستی کا غلط احساس پوری شدت سے موجود ہوتا ہے۔ اس لئے مغرور و متکبر لوگ دوسروں کے ساتھ ربط و ضبط رکھنا اور ان کے پاس بیٹھنا اٹھنا بھی اپنی بے عزتی اور اپنی شان کے خلاف سمجھنے لگتے ہیں اور کبھی تو وہ چاہتے ہیں کہ سب لوگ غلاموں کی طرح ان کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے رہیں اور ان کی چشم و ابرو کے اشاروں پر گھومتے رہیں ایسے ہی اخلاقی بیماروں کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص اس کا خواہشمند ہو کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہئے

کبر و غرور کے بعض پہلو قرآن حکیم کی ان آیات میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہوا ہے "تم زمین پر اکڑ کر نہ چلا کرو کیونکہ نہ تم اپنی اس غرور بھری چال سے زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتے ہو" دوسری جگہ حضرت لقمان کی ان نصیحتوں کا ذکر ہے جو انہوں نے اپنے فرزند کے لئے کی تھیں "لوگوں سے بے رخی نہ کرنا۔ زمین پر اترا کر نہ چلنا۔ بیشک اللہ اس آدمی کو پسند نہیں فرماتا جو مغرور اور متکبر ہو۔ اور بڑا فخر کرنے والا ہے" انسان کی طبیعت میں یہ بری کیفیت جن امور سے پیدا ہوتی ہے وہ حسن، دولت، خاندان، جسمانی طاقت، عہدہ اور اقتدار نیز ساتھیوں کی کثرت یا علم و کمال کا حصول ہے۔ اس سلسلے میں قرآن حکیم نے کچھ اصول بتا دئے ہیں جن سے شرافت اور حقیقی عزت و بزرگی کا صحیح معیار معلوم ہو جاتا ہے اور جو غرور اور تکبر کی بنیاد ہے وہ ختم ہو جاتی ہے مثلاً یہ ارشاد کہ "تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک صرف وہ ہے جو پرہیزگار اور تقویٰ کے لحاظ سے تم سب میں افضل ہو" یا رسول کریمؐ کا یہ اعلان کہ عربی کو عجمی پر اگر فضیلت ہو سکتی ہے تو صرف پرہیزگاری کے ذریعے ورنہ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ تقویٰ یا پرہیزگاری ایسی صفت ہے جس کا علم صرف اللہ کے بندوں اور نیکیوں کے حال سے واقف ہے کسی دوسرے کو نہیں ہوتا۔ اسلئے کسی شخص کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ یہ بتا سکے کہ ایمان و پرہیزگاری میں کس کا مرتبہ زیادہ ہے اور کس کا کم ہے۔ ابھی یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ تکبر کے لئے اپنی بڑائی کا خیال کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی دوسرے کی تذلیل و تحقیر کا جذبہ بھی ذہن میں پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ ہم بڑے اور اچھے ہیں اور دوسرا ہم سے چھوٹا اور کم حیثیت ہے۔ خود اپنے مقام پر پہلی بات بھی اخلاقی حیثیت سے قابل مذمت ہے کیونکہ وہ بھی انسان کے ذہنی ارتقاء اور ہر قسم کی ترقیوں کو روکتی ہے اور بہت بداخلاقیوں کا سبب بنتی ہے لیکن جس وقت اس میں دوسروں کی تحقیر کا پہلو بھی شامل ہو جاتا ہے تو اس کی برائی اور تباہ کاری کی حد نہیں رہتی سب سے پہلا تکبر کرنے والا شیطان تھا جس نے حضرت آدم علیہ السلام کے مقابلے میں غرور کا اظہار کیا اور اللہ کی بارگاہ میں اس کا دعوےٰ کیا کہ میں آدم سے افضل اور بہتر ہوں جس کے جواب میں اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان آیا "تجھے یہ غرور ہے تو بہشت سے نیچے چلا جا کیونکہ تیری یہ مجال نہیں کہ تو یہاں رہ کر تکبر کرے تو یہاں سے باہر نکل جا بے شک تو ذلیل لوگوں میں سے ہے۔ قرآن حکیم میں اس بدترین بداخلاقی کا بار بار ذکر کیا گیا اور اس کے خطرے سے انسان کو آگاہ فرمایا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے "کیا جہنم مغرور لوگوں کا ٹھکانا نہیں ہے" یعنی ضرور ہے۔ ایک جگہ یہ الفاظ ہیں "اللہ کسی اکڑنے والے اور شیخی باز کو دوست نہیں رکھتا" حدیث نبوی کے یہ الفاظ بھی ہمارے سامنے ہیں میں تم کو بتاؤں کہ اہل جہنم کون لوگ ہیں۔ یہ وہ ہیں جو بدذات اور ظالم ہوں اور اکڑ کے چلنے والے اور مغرور و متکبر ہوں۔ اسلام انسانی معاشرہ میں ہم آہنگی چاہتا ہے اور ہر فرد کی عزت و آبرو اور حیثیت و حقوق کو محفوظ کرنے کا خواہشمند ہے جس سے ایک صالح معاشرہ اور صحت مند ماحول پیدا ہوتا ہے۔ (ماخوذ)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے ماموں نثار احمد صاحب بیمار ہیں ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
ساجدہ بیگم محمد عبداللہ خالہ
حال کراچی

۲۔ میں نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم مجھے اس امتحان میں اچھے نمبروں پر کامیابی عطا کرے
(نمائندہ ریحانہ یاسمین بنت عبدالحفیظ خان صاحب)

۳۔ میری بیوی کی قریباً ۱۰ یوم قبل بائیں پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ کریم جل شانہ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
(شیخ عبداللطیف اسلام آباد)

۴۔ میرے منجھلے ماموں جان ایس۔ ایم شریف صاحب راولپنڈی کی بفضل خدا عہدے میں ترقی ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ ترقی دینی و دنیاوی ہر طرح سے مبارک کرے۔ (نفیسہ قدسیہ بی اے بنت شیخ عبدالواحد صاحب ربوہ)

۵۔ میرے والد صوبیدار محمد عبدالصمد صاحب کو دل کا حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

(۲۷)

۴۶۱۷	مکرم چوہدری مبارک علی صاحب	بن باجوہ	ضلع سیالکوٹ
۴۶۱۸	" " جاوید اسلم "	قلعہ صوبا سنگھ	" "
۴۶۱۹	" محمد ابراہیم صاحب	احمد پور سیال	" جھنگ
۴۶۲۰	" فدا محمد صاحب	چک ۲۶۷ G.B	" ساہیوال
۴۶۲۱	" چوہدری علی احمد صاحب	ایل پلاٹ	" "
۴۶۲۲	" مبارک احمد صاحب	گوٹھ جمال پور	" زرب شاہ
۴۶۲۳	" محمد الدین صاحب	جوڑا سگھر	" شیخوپورہ
۴۶۲۴	" عبد الرشید صاحب	بھروکے کلاں	" سیالکوٹ
۴۶۲۵	" چوہدری بشیر احمد "	" "	" "
۴۶۲۶	" فتح دین صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۶۲۷	" شیخ محمد صدیق صاحب	چک ۲۲ N.B کوٹ رحمت خاں	" شیخوپورہ
۴۶۲۸	" ملک بہاول شیر صاحب	"	" "
۴۶۲۹	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ	پنڈی بھاگو	" سیالکوٹ
۴۶۳۰	مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب	گوٹھ امام بخش	" زرب شاہ
۴۶۳۱	" مستری بشیر احمد صاحب	چک ۴۳ جنوبی	" سرگودھا
۴۶۳۲	" خواجہ محمد شریف	پشاور	
۴۶۳۳	" چوہدری فضل دین صاحب	۹۲ ج ب	" لائل پور
۴۶۳۴	" مرزا غلام مصطفےٰ صاحب	گوجرہ	" "
۴۶۳۵	" منشی محمد یعقوب علی صاحب	گھنوکے ججہ	" سیالکوٹ
۴۶۳۶	" عبد المومن صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۶۳۷	" رونے فضل حسین "	"	" "
۴۶۳۸	" محمد علی صاحب بانج جناح	لاہور	
۴۶۳۹	" محمد سلیمان صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۶۴۰	" محترمہ عفت بیگم نصیر خان صاحب	ربوہ	" "
۴۶۴۱	" عبد القادر صاحب	راولپنڈی	
۴۶۴۲	" عبد الرشید صاحب غنی	ایبٹ آباد	ضلع ہزارہ
۴۶۴۳	محترمہ امتہ الشافی شائستہ صاحبہ	ربوہ	" جھنگ
۴۶۴۴	" ثریا بیگم صاحبہ	چک ۱۶۷ N.B	" رحیم یار خاں
۴۶۴۵	مکرم لال خاں صاحب چوہان	ہری پور	" ہزارہ
۴۶۴۶	" محمد دین صاحب	چک ۶۹ R.B گھسیٹ پورہ	" لائل پور
۴۶۴۷	" چوہدری محمد دین صاحب	چک ۳۶۳ B.B	" ساہیوال
۴۶۴۸	" ملک محمد خورشید صاحب	شاہدرہ بستی	" بہاولپور
۴۶۴۹	" چوہدری برکت علی صاحب	چک ۶۹ R.B گھسیٹ پورہ	" لائل پور
۴۶۵۰	" میاں لال دین صاحب	" "	" "
۴۶۵۱	" جان محمد صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۶۵۲	" ملک منصور احمد صاحب	نانون ڈوگر	" لاہور
۴۶۵۳	" محمد عبد اللہ صاحب	لاہور	
۴۶۵۴	" محمد شفیع صاحب	دھرم پورہ لاہور	
۴۶۵۵	" محمد احمد صاحب	چک ۹۸ شمالی	ضلع سرگودھا
۴۶۵۶	" ظفر اللہ خانصاحب	"	"
۴۶۵۷	" چوہدری محمد عبد اللہ طاہر صاحب	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۶۵۸	محترمہ قاسم بی بی صاحبہ	چک ۱۶۷ N.B	ضلع رحیم یار خاں
۴۶۵۹	" احمد جان صاحب	راولپنڈی	
۴۶۶۰	" ناصر احمد صاحب	کوہاٹ	
۴۶۶۱	عبد الغفور صاحب	سرائے نارنگ	ضلع کوہاٹ
۴۶۶۲	" محمد اسماعیل صاحب	مہدی آباد	" زرب شاہ
۴۶۶۳	" چوہدری بشیر احمد صاحب	گوٹھ امام بخش	" "
۴۶۶۴	مکرم ڈاکٹر عبد القدیر صاحب	قاضی احمد	ضلع نوابشاہ
۴۶۶۵	" محمد بشیر صاحب فاروقی	بہاولنگر	
۴۶۶۶	" منشی محمد عبد اللہ صاحب	کنری	" تھرپارکر
۴۶۶۷	" مسعود احمد شاہ صاحب بخاری	لاہور (پوسٹ آفس کاہنہ نو)	
۴۶۶۸	" مستری محمد حسین صاحب	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۶۶۹	" چوہدری غلام حسین صاحب	گوہد پور	" سیالکوٹ
۴۶۷۰	" مشتاق احمد صاحب	وزیر آباد	" گجرات
۴۶۷۱	" چوہدری سردار علی صاحب	چک ۱۹۳ ڈاکخانہ ڈھلیکور	
۴۶۷۲	" محمد رمضان صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۶۷۳	" محمد بخش صاحب پنشنر	"	" "
۴۶۷۴	" ڈاکٹر محمد خاں صاحب	علی پور	" ملتان
۴۶۷۵	محترمہ طاہر جہاں صاحبہ	"	" "
۴۶۷۶	" صغریٰ بیگم صاحبہ	پنڈی بھاگو	" سیالکوٹ
۴۶۷۷	" عبد الباسط صاحب	بوریوالہ	" ملتان
۴۶۷۸	" چوہدری محمد شریف صاحب	گھنوکے ججہ	" سیالکوٹ
۴۶۷۹	" مشتاق احمد "	پشاور	
۴۶۸۰	محترمہ مریم صادقہ صاحبہ	گوجرانوالہ	
۴۶۸۱	" بشریٰ شوکت "	راولپنڈی	
۴۶۸۲	" حمیدہ طاہر صاحبہ	"	
۴۶۸۳	" ممتاز اسلم "	"	
۴۶۸۴	" محمودہ سعدی "	"	
۴۶۸۵	" غلام فاطمہ صاحبہ	"	
۴۶۸۶	" بشریٰ بیگم "	گل زنگ	ضلع گوجرانوالہ
۴۶۸۷	" امتہ العزیز "	ربوہ	" جھنگ
۴۶۸۸	" منور سلطانہ "	"	" "
۴۶۸۹	" بشریٰ بیگم "	چک چھٹہ	" گوجرانوالہ
۴۶۹۰	" سیدہ زبیدہ صاحبہ	راولپنڈی	
۴۶۹۱	" امتہ المالک صاحبہ	"	
۴۶۹۲	" سعیدہ امجد "	"	
۴۶۹۳	" عذرا صاحبہ	"	
۴۶۹۴	" امتہ الحفیظ صاحبہ	"	
۴۶۹۵	" رضیہ بیگم "	گوجرانوالہ	
۴۶۹۶	" رحمت بی بی "	"	
۴۶۹۷	مکرم قطب الدین صاحب	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۶۹۸	" حافظ احمد علی "	چک ۹۶	" لائل پور
۴۶۹۹	محترمہ کرم النساء صاحبہ	کوٹلی آزاد کشمیر	
۷۰۰	" عزیزہ صدیقہ "	چک ۲۰ ڈیری فارم	ضلع بھکر
۷۰۱	مکرم فخر الدین صاحب	سکھر	
۷۰۲	" محمد اسحاق صاحب	کامونکی	ضلع گوجرانوالہ
۷۰۳	محترمہ بشریٰ راحت صاحبہ	ہیرو شرقی	" ڈیرہ غازیخاں
۷۰۴	" صادقہ بیگم صاحبہ	راجن پور	" "
۷۰۵	مکرم سید سعید احمد صاحب	لاہور	
۷۰۶	" ذکاء اللہ صاحب قریشی	ربوہ	ضلع جھنگ
۷۰۷	" شیخ عبد اللطیف صاحب	بہاولپور شہر	
۷۰۸	" عبد الحق صاحب ورک	"	
۷۰۹	" فضل علی صاحب	بستی بزدار	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۷۱۰	" محمد عمر صاحب	کوئٹہ	
۷۱۱	" نثار محمد خاں صاحب	"	
۷۱۲	" عبد الرحیم صاحب	گھسیٹ پورہ	ضلع لائل پور
۷۱۳	" قریشی عبد الرحمٰن صاحب	لاہور	

(باقی)

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر مخلص احمدی کے لئے

تحریکِ جدید میں شمولیت لازمی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:-

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے"۔

نیز فرمایا:-

"میں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو خاص چندہ سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورتوں کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ وہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

درخواستِ دُعا

میری بھتیجی عزیزہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام حسن صاحب باجوہ چک نمبر ۲۴/R-10 ضلع ملتان کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے مگر کمزوری بہت ہے احباب کی خدمت میں عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز عزیزم چوہدری غلام حسن صاحب مویشیوں کا بیماری سے نقصان ہو جانے کی وجہ سے پریشان اور فکرمند ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور بیماری و پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری بشیر احمد رائے ونڈی۔ ربوہ)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ شہادت ۱۳۴۸ (اپریل ۱۹۶۹ء) ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ ہجرت تک فرما دیں۔ ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

معطی اصحاب ایوان محمود کے لئے درخواست دعا

"ایوان محمود" ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے ۳۱۳/- روپے یا اس سے زائد کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی ہے جملہ معطی حضرات کی پندرہویں قسط بغرض دعا اطلاع شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔

جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی تک قابل ادا ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے وعدہ جات جلد ادا فرمانے کی کوشش فرمائیں تاکہ ان کے نام بھی کندہ کروائے جا سکیں۔

(مہتمم ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱	مکرم خورشید انور صاحب	سیالکوٹ	۳۱۳	روپے
۲	" خواجہ سرفراز احمد صاحب	سیالکوٹ	۳۱۳	روپے
۳	" میاں محمد شفیع صاحب اوورسیر مرحوم	راولپنڈی	۳۱۳	روپے
۴	" مرزا حسن محمد صاحب	کرنڈی	۳۱۳	روپے
۵	" شریف احمد صاحب دیرہوی	"	۳۱۳	روپے
۶	" ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	"	۵۰۰	روپے
۷	" لال خان صاحب قائد ضلع ہزارہ	ہزارہ	۳۱۳	روپے
۸	" محمد اسلم صاحب باجوہ	سرگودھا	۳۱۳	روپے
۹	" محمد اقبال صاحب پراچہ	سرگودھا	۳۱۳	روپے
۱۰	" حکیم فضل محمد صاحب	پبی	۳۱۳	روپے
۱۱	" شیخ بشیر احمد صاحب	سمن آباد لاہور	۵۰۰	روپے
۱۲	" حافظ غلام محمد صاحب دریام	سیالکوٹ	۳۱۳	روپے
۱۳	" حافظ عبدالعزیز خان صاحب	برہمن بڑیہ	۳۱۳	روپے
۱۴	مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن		۳۱۳	روپے
۱۵	" جماعت احمدیہ چک نمبر ۸۸ حسیانہ		۳۱۳	روپے
۱۶	مکرم کیپٹن شاہد احمد صاحب	لاہور	۳۱۳	روپے
۱۷	" ڈاکٹر منیر احمد صاحب	پبی	۳۱۳	روپے
۱۸	مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ محمد رشید الدین صاحب کراچی		۳۱۳	روپے
۱۹	مکرم خالد محمود صاحب شاہد	لائل پور	۳۱۳	روپے
۲۰	" شیخ لئیق احمد شیخ دوست محمد صاحبان	"	۳۱۳	روپے
۲۱	" میاں محمد حسین صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ لائل پور		۳۱۳	روپے

قائدین خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے

خدام الاحمدیہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی ۳۰ اپریل کو ختم ہو گئی ہے تدریجی بجٹ کے لحاظ سے اب تک آپ کے بجٹ کا ½ مرکز میں وصول ہو جانا چاہیئے تھا لیکن ابھی تک اکثر مجالس ایسی ہیں جنہوں نے اس طرف بہت کم توجہ دی ہے۔

قائدین سے التماس ہے کہ اپنی مجالس کا جائزہ لیں۔ اگر وصولی تدریجی بجٹ کے لحاظ سے کم ہے تو اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

منگلا ڈیم میں نئے آنیوالے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ جماعتی تنظیم کے بارے میں مندرجہ ذیل ایڈریس پر رجوع کریں:-

گھر کا پتہ: ظہور الدین احمد ۱۵۔ ع منگلا کالونی۔ منگلا۔ دفتر کا پتہ: ٹیلیفون نمبر ۱۰ اندر ۲۶۳ منگلا

(ظہور الدین احمد سیکرٹری مال۔ منگلا)

روزنامہ الفضل ربوہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

تمہیں جتنی بھی ترقی ملے اتنا ہی زیادہ اپنے آپ کو متواضع بناؤ

اگر تم تکبر کرو گے تو وہ ترقی تمہارے لئے رحمت کا نہیں بلکہ ابتلاء کا موجب بن جائے گی

۲

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ ؕ اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ اَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے سخت مالی تنگی ہے، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اکثر رزق کے سامان پیدا فرمائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور آخر آپ کی دعا کی برکت سے وہ اس قدر امیر ہو گیا کہ ساری وادی اس کے جانوروں سے بھر جاتی تھی۔ شہروں میں رہنے والے شاید اس امر کو نہ سمجھ سکیں کہ ایک شخص کے پاس اتنے جانور کہاں سے آسکتے ہیں مگر گاؤں کے رہنے والے جانتے ہیں کہ ایک ایک آدمی کے پاس کس قدر جانور ہوتے ہیں۔ میں ایک دفعہ سلسلہ کی زمینوں کے معائنہ کے لئے سندھ گیا تو ایک جگہ میں نے تین چار سو جانور دیکھے۔ میں نے ان جانوروں کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا یہ اس گاؤں کے جانور ہیں! اس پر وہاں کا مہتر ہنسا اور کہنے لگا کہ یہ تو ایک آدمی کے جانور ہیں۔ لیکن شہریوں کے لئے ایک گائے یا ایک بھینس کا رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ تو اس کے پاس اس قدر جانور ہو گئے کہ ان سے وادی بھر جاتی۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آدمی اس کے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس سے زکوٰۃ لاؤ۔ جب اس نے زکوٰۃ مانگی تو وہ کہنے لگا کہ کیا مصیبت ہے جانوروں کو کھلانے کے لئے ہمارے پاس رقم نہیں ہوتی اور ان کو ہر وقت چندوں کی سوجھتی رہتی ہے انہیں ہمارے بوجھوں کا کوئی فکر ہی نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو ہم اس سے زکوٰۃ نہیں لیں گے۔ بعد میں اسے کسی نے کہا کہ کمبخت! تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دعا کروا کے امیر بنا تھا اور اب تو نے زکوٰۃ دینے سے ہی انکار کر دیا۔ اس پر اسے ندامت پیدا ہوئی اور وہ زکوٰۃ لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تم سے زکوٰۃ نہیں لی جائے گی۔ اس پر وہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔ دوسرے سال وہ پھر زکوٰۃ کا مال لے کر آیا مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نہ فرمایا۔ غرض اسی طرح ہر سال وہ زکوٰۃ کا مال لاتا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رد فرما دیتے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس مالِ زکوٰۃ لایا۔ مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص کا مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں فرمایا میں بھی اس کا مال قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ چونکہ اس کے دل میں نیکی تھی اس لئے وہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ زکوٰۃ لاتا مگر اس کی زکوٰۃ قبول نہ کی جاتی۔ اسی طرح بعض لوگ امتحان دے رہے ہوتے ہیں۔ تو لکھتے ہیں کہ دعا کریں ہم امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔ اور کسی اعلیٰ عہدہ پر لگ جائیں جب امتحان میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور عہدہ مل جاتا ہے تو پھر لگتے ہیں احمدیوں سے بھاگنے۔ کبھی کہتے ہیں کہ احمدیوں کی سوسائٹی اچھی ہوتی ہے۔ کبھی کہتے ہیں احمدی مالدار نہیں ہوتے۔ کبھی کہتے ہیں احمدیوں کے گھر صاف نہیں ہوتے۔ وہ بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ پہلے ہم سے دعائیں کروایا کرتے تھے اور پھر وہ ہمیں سے بھاگتے ہیں۔ یہ چیزیں بتاتی ہیں کہ ایسے آدمیوں کے دلوں میں ایمان نہیں ہوتا۔ اگر ایمان ہوتا تو وہ دین کی خدمت کرتے۔ اور دنیا اس کی خدمت کرتے جماعت کی خدمت کرتے اور تکبر میں مبتلا نہ ہوتے"

(تفسیر کبیر سورۃ القصص صفحہ ۳۳۸ ایڈیشن ۱۹۴۶ء)

بجلی گھر تعمیر کر رہا ہے مصر کے فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ اسرائیلی عیاروں کے جواباً مصری فوج کی اچانک اور تابڑ توڑ فائرنگ سے بدحواس ہو گئے۔ مگر بھاگتے بھاگتے وہ بم پھینک گئے۔ جو اس سے بہت دور جا کر گرے۔ مصر کو ان سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

دہشت انگیز کارروائیوں کے خلاف احتجاج

ڈھاکہ یکم مئی۔ حکومت مشرقی پاکستان نے صوبہ بنگال کی حکومت سے جرائم پیشہ بھارتی باشندوں کی جارحانہ کارروائیوں پر شدید احتجاج کیا ہے بتایا گیا ہے کہ گزشتہ دنوں ضلع کشتیا کے تھانہ ڈامور ہدی کے ایک گاؤں جھاج پوٹہ میں ۴۰ بھارتی ڈاکو رات کے وقت سرحد عبور کر کے گھس آئے ان کے پاس مہلک ہتھیار اور بندوقیں تھیں۔ انہوں نے وہ پاکستانی شہریوں کے گھروں میں ڈاکہ ڈالا اور گھر کے مکینوں کو بری طرح مارا اور زخمی کر دیا۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

عراق اور ایران کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی

تہران یکم مئی۔ ایران نے شط العرب کے متنازعہ علاقہ پر اپنے دعویٰ کے مطابق دریا کے وسط میں بارودی سرنگیں بچھا دیں یہ اعلان کل ایران کی حکومت نے کیا ہے۔ ایرانی حکومت نے یہ اقدام عراق کے ممکن فوجی اقدام کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر کیا ہے ایران کے اس اقدام سے اس علاقہ میں صورتحال اور زیادہ کشیدہ ہو گئی ہے۔

صدر یحییٰ کی سیاسی رہنماؤں سے بات چیت

کراچی یکم مئی۔ صدر مملکت یحییٰ خان نے کل صبح کراچی میں قائداعظم مسلم لیگ کے رہنماؤں عبدالقیوم خان اور راجہ صاحب آف محمود آباد سے الگ الگ ملاقات کی۔

صدر یحییٰ خان آج راولپنڈی پہنچیں گے

راولپنڈی یکم مئی۔ صدر پاکستان جنرل آغا محمد یحییٰ خان مشرقی پاکستان لاہور اور کراچی کے ایک ہفتہ کے دورے کے بعد راولپنڈی واپس پہنچ جائیں گے۔ صدر یحییٰ خان ۲۲ اپریل کو راولپنڈی سے براستہ لاہور ڈھاکہ روانہ ہوئے تھے جہاں انہوں نے طوفان زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور سیاسی رہنماؤں سے بات چیت کی۔ کراچی اور لاہور میں بھی وہ سیاسی رہنماؤں سے ملے۔

طلباء کے خلاف مقدمات واپس لینے کا حکم

لاہور یکم مئی۔ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون "اے" نے حکم دیا ہے کہ ان طالب علموں کے خلاف تمام مقدمات واپس لئے جائیں جنہوں نے مارشل لاء سے قبل سیاسی ہنگاموں میں کرفیو اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی کی تھی اس حکم میں کہا گیا ہے کہ جن طلباء کے مقدمات کا تعلق شدید نوعیت کے جرائم سے ہو گا ان کے مقدمات کا فیصلہ قانون کے تحت کیا جائے گا۔

فرانس میں انتخابی پیمانے پر سیاسی سرگرمیاں شروع ہو گئیں

پیرس یکم مئی۔ فرانس کے صدارتی انتخاب کی تیاری کے لئے وسیع پیمانے پر سیاسی سرگرمیاں شروع ہو گئیں۔ اس وقت تک جنرل ڈیگال کی پارٹی کے رہنما پومپیڈو اور سوشلسٹ پارٹی کے رہنما گاسٹن ڈفیرے نے انتخاب لڑنے کا باقاعدہ فیصلہ کیا ہے ادھر فرانس کی کمیونسٹ پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ سوشلسٹ امیدوار کی حمایت نہیں کرے گی۔

فرانس کے سابق وزیر اعظم جارج پومپیدو کے اس اعلان کے بعد کہ وہ دستبردار ہونے والے صدر ڈیگال کے جانشین کے انتخاب میں حصہ لیں گے۔ اپوزیشن پارٹیوں کے رہنماؤں کے درمیان بڑے پیمانے پر مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ اور مختلف سیاسی جماعتوں کے گروپوں کے اجلاس شروع ہو گئے ہیں۔ موسیو پومپیدو جنرل ڈیگال کی قیادت میں ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۸ء تک ملک کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ ابھی تک صدارتی انتخاب کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ تاہم آئین کے مطابق کسی صدر کے اقتدار سے علیحدگی کے ۲۰ سے ۳۵ دن کے اندر اندر نئے صدارتی انتخابات منعقد کرانے ضروری ہیں۔

اسوان بند پر بمباری کی ناکام کوشش

قاہرہ یکم مئی۔ مصر کی طیارہ شکن توپخانے نے دو اسرائیلی طیاروں کی اسوان ڈیم کے بالائی علاقے پر بمباری کرنے کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ یہ طیارے کل رات اس جگہ کو نشانہ بنانے آئے تھے جہاں مصر عظیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲